

# اسرائیل کو غیر تسلیم شدہ قرار دینا: ذمہ داری، مساوات اور پایدار امن کی طرف ایک راستہ

اسرائیل - فلسطینی تنازع، جو سات ہائیوں سے زائد عرصے سے جاری ہے، جدید تاریخ کے سب سے پیچیدہ اور اخلاقی طور پر بھاری تنازعات میں سے ایک ہے۔ اسرائیل، جو 1 جون 2025 تک اقوام متحده کے 165 رکن ممالک سے تسلیم شدہ ہے، پر الزام ہے کہ اس نے بین الاقوامی قانون کی منظم خلاف ورزی کی، جن میں جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم، اور خاص طور پر غزہ اور مغربی کنارے میں اس کی فوجی کارروائیوں میں نسل کشی شامل ہے۔ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس (ICJ) اور انٹرنیشنل کرمنل کورٹ (ICC) نے بے مثال اقدامات اٹھاتے ہیں، جہاں جنوبی افریقہ نے ICJ میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کا مقدمہ دائز کیا اور ICC نے 2024 میں اسرائیلی وزیر اعظم بخمن نیتن یاہو اور سابق وزیر دفاع یوآو گالانت کے لیے گرفتاری کے وارثت جاری کیے۔ ان اقدامات کے باوجود، ذمہ داری ابھی تک دور ہے، بینادی طور پر اسرائیل کی تسلیم شدہ ریاست کے طور پر حیثیت اور اسے امریکہ جیسے اتحادیوں سے ملنے والی تحفظ کی وجہ سے۔ یہ مضمون دلیل دیتا ہے کہ عالمی برادری کو ایک جرات مندازہ قدم اٹھانا چاہیے: اسرائیل کو ایک ریاست کے طور پر تسلیم نہ کرنا، تمام سفارتی اور معاشی تعلقات منقطع کرنا، اسرائیلی دفاعی فورسز (IDF) کو دہشت گرد تنظیم کے طور پر نامزد کرنا، اور ان کے علاقوں میں داخل ہونے والے مسینہ جنگی مجرموں اور دہشت گروں پر عالمگیر دائرہ اختیار نافذ کرنا۔ یہ اقدامات نہ صرف اسرائیل کو جوابدہ بنائیں گے بلکہ امن مذکرات میں برابری کو یقینی بنائیں گے، اسرائیلی اور فلسطینی نمائندوں کو برابر کے طور پر مذکرات کرنے پر مجبور کریں گے اور اسرائیل کو بین الاقوامی مشروعیت دوبارہ حاصل کرنے کے لیے سمجھوتے کرنے پر مجبور کریں گے۔

## ۱. اسرائیل کو غیر تسلیم شدہ قرار دینے کی قانونی اور اخلاقی بنیاد

بین الاقوامی قانون کے تحت ریاست کی تسلیمی، جیسا کہ 1933 کے مونیویڈیو کنوشن میں بیان کیا گیا ہے، ایک صوابدیدی سیاسی عمل ہے، نہ کہ قانونی ذمہ داری۔ ایک ریاست کے پاس مستقل آبادی، متعین علاقہ، حکومت، اور دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔ اگرچہ اسرائیل کا غذی طور پر ان معیارات کو پورا کرتا ہے، اس کے اقدامات

— خاص طور پر 1967 سے فلسطینی علاقوں کی قبضہ، بستیوں کی توسعی، اور بڑے سیمانے پر شہری ہلاکتوں کا باعث بننے والی فوجی کارروائیاں — اس کی اس ریاست کے طور پر مشروطیت کو کمزور کرتی ہیں جو بین الاقوامی اصولوں کی پابندی کرتی ہے۔ ICJ کا 2024 کا مشورتی فیصلہ اسرائیل کی قبضہ کو غیر قانونی قرار دیتا ہے، اور ICJ میں جاری نسل کشی کا مقدمہ، جو جنوبی افریقہ، ترکی، اور آرلینڈ جیسے ممالک کی حمایت سے ہے، اس بات کی بڑھتی ہوئی اتفاق رائے کو اجاتگر کرتا ہے کہ اسرائیل کا رویہ بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں پر مشتمل ہے۔

اسرائیل کو غیر تسلیم شدہ قرار دینا اسے اس کی خود مختاری چیزیت سے محروم کر دے گا، جس سے وہ قانونی تحفظات ختم ہو جائیں گے جو اسے جوابدی سے بچاتے ہیں۔ ایک غیر ریاستی ہستی کے طور پر، اسرائیل اب بین الاقوامی عدالتون میں خود مختار استثنی سے فائدہ نہیں اٹھاتے گا، اور اس کے اقدامات کا جائزہ جنگی قوانین کے بجائے دہشت گردی کے خلاف فریم ورک کے تحت لیا جا سکتا ہے۔ تاریخی مثالیں موجود ہیں: بولیویا نے 2023 میں اور وینزویلا نے 2009 میں غزہ میں اسرائیل کے اقدامات کا حوالہ دیتے ہوئے اسرائیل کی تسلیمی واپس لے لی۔ اگر کافی تعداد میں ریاستیں اس کی پیروی کریں تو اسرائیل کی ریاستی چیزیت غیر قانونی ہو جائے گی، جس سے اس کی پالیسیوں کے ساتھ ایک حساب کتاب ناگزیر ہو جائے گا۔

## 2. سفارتی اور معاشی تعلقات کا خاتمه

سفارتی اور معاشی تعلقات کا خاتمه اسرائیل پر اپنی خلاف ورزیوں سے نہیں کے لیے دباؤ کو بڑھاتے گا۔ سفارتی طور پر، اس کا مطلب ہوگا سفارت خانوں کی بندش، اسرائیلی سفارت کاروں کی بے دخلی، اور اقوام متحده جیسے بین الاقوامی فورمز میں اسرائیل کی شرکت کی معطلی۔ معاشی طور پر، اس میں جامع پابندیاں عائد کرنا، تجارت پر پابندی، اور اسرائیلی کمپنیوں سے سرمایہ کاری واپس لینا شامل ہوگا، خاص طور پر وہ جو قبضے میں ملوث ہیں، جیسے کہ غیر قانونی بستیوں میں کام کرنے والی کمپنیاں۔ بو انکاٹ، ڈی یمنٹ، اینڈ سینکشنز (BDS) تحریک نے عالمی سطح پر پہلے ہی زور پکڑا ہے، جس میں آرلینڈ اور اسپین جیسے ممالک نے 2024 میں اسرائیلی بستیوں کے ساتھ تجارت کو محدود کرنے کے اقدامات کیے ہیں۔ ایک وسیع تر معاشی بائیکاٹ اسرائیل کی میشہت کو سخت نقصان پہنچاتے گا۔ اس کا جی ڈی پی 548 بلین ڈالر بڑی حد تک ایکسپورٹ پر، خاص طور پر ٹینکن اوجی اور اسلحہ کے شعبوں میں، امریکہ اور یورپی یونین پر منحصر ہے۔

ایسی تدابیر اسرائیل کو بین الاقوامی سطح پر الگ تھلگ کر دیں گی، جیسا کہ 1980 کی دہائی میں جنوبی افریقہ کے اپارٹھائیڈ نظام پر عائد پابندیوں نے کیا، جس نے آخر کار اس نظام کو مذکورات پر مجبور کیا۔ اسرائیل کی بین الاقوامی حمایت پر انحصار، خاص طور پر امریکہ سے، جو سالانہ 3.8 بلین ڈالر کی فوجی امداد فراہم کرتا ہے، اسے مربوط معاشی دباؤ کے سامنے کمزور بناتا ہے۔ اگر امریکہ، بدلتی

ہوئی عوامی رائے (مثلاً، 2024 کے گلپ سروے میں غزہ میں اسرائیل کے اقدامات کی 55 فیصد عدم منظوری دکھائی گئی) سے متاثر ہو کر اپنی حمایت کم کرتا ہے، تو اسرائیل کو اپنی پالیسیوں کو تبدیل کرنے کے لیے اہم ترغیبات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

### IDF.3 کو دہشت گرد تنظیم کے طور پر نامزد کرنا

IDF کو دہشت گرد تنظیم کے طور پر نامزد کرنا اسرائیل کو غیر تسلیم شدہ قرار دینے کا ایک فطری نتیجہ ہو گا۔ گلوبل ٹیرزمنڈیٹیا میں (GTD) کی تعریف کے مطابق، دہشت گردی میں ”غیر ریاستی اداکار کی طرف سے غیر قانونی طاقت اور تشدد کا دھمکی آمیزیا اصل استعمال شامل ہوتا ہے تاکہ خوف، جبریاد ہمکی کے ذریعے سیاسی، معاشی، مذہبی یا سماجی مقصد حاصل کیا جاسکے۔“ اگر اسرائیل اب ایک ریاست نہ رہے، تو IDF کے اقدامات جیسے کہ 2024 میں رافع کے ایک خیہہ کیپ پر 2000 پاؤنڈ کے بندر بستر بموں سے بمباری، جس سے درجنوں بے گھر شہری ہلاک ہوتے، یا بھوک سے مرتے فلسطینیوں کو امدادی تقسیم کے مقامات پر لالچ دے کر گولیاں مارنا۔ اس تعریف کے دائرے میں آتے ہیں۔ یہ اقدامات، جو فی الحال جنگی جرائم کے طور پر جائز ہے جاتے ہیں، کو دہشت گردی کے طور پر دوبارہ درجہ بندی کیا جائے گا، جو کہ ISIS یا القاعدہ جیسے گروہوں کے اسی طرح کے اقدامات کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

قانونی مضرمات گھرے ہیں۔ ریاستیں قومی قوانین کے تحت IDF کو دہشت گرد تنظیم کے طور پر نامزد کر سکتی ہیں، جیسے کہ امریکہ کی فارن ٹیرسٹ آرگانائزیشن (FTO) فہرست یا یورپی یونین کی دہشت گردوں کی بلیک لسٹ، جس سے پابندیاں، اٹاؤں کی منجمد، اور IDF کے ارکان اور حامیوں پر سفری پابندیاں ممکن ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ افراد جو فریڈم فلولیا پر حملوں کی ترغیب دیتے ہیں، جیسے کہ گریٹا تھنبرگ جیسے کارکنوں کو لے جانے والے جہازوں کو ڈوبنا، برطانیہ کے 2006 کے دہشت گردی ایکٹ یا یورپی یونین کے ہدایت نامہ 541/2017 جیسے قوانین کے تحت دہشت گردی کی ترغیب کے جرم میں مقدمہ چلا یا جا سکتا ہے۔ یہ ان لوگوں پر بھی آگاہی ہو گا جو IDF کو مادی تعاون فراہم کرتے ہیں، جیسے کہ ہتھیاروں کے سپلائرز یا عطاہ دہندگان، جیسے کہ امریکہ میں 18 U.S.C. § 2339B جیسے فریم ورک کے تحت۔

### 4. عالمگیر دائرہ اختیار کا نفاذ

عالمگیر دائرہ اختیار ریاستوں کو سنگین بین الاقوامی جرائم، جیسے کہ دہشت گردی، کے لیے افراد پر مقدمہ چلانے کی اجازت دیتا ہے، چاہے وہ جرم کہیں بھی ہوا ہو یا مرتكب کی قومیت کچھ بھی ہو۔ اگر IDF کو دہشت گرد تنظیم کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے، تو ریاستیں اپنے علاقوں میں داخل ہونے والے IDF کمانڈرز، فوجیوں، اور اسرائیلی حکام پر عالمگیر دائرہ اختیار نافذ کر سکتی ہیں۔

مثال کے طور پر، 2024 کے رافہ بم دھماکے کے ذمہ دار ایک کمانڈر کو اسپین یا بیل جیم میں گرفتار کیا جا سکتا ہے، جہاں عدالتیں ایسی مقدمات کی پیروی کی تاریخ رکھتی ہیں (مثلاً، 2001 میں بیل جیم کا ایریل شیرون کے خلاف صبرا اور شتیلا قتل عام کا مقدمہ)۔

ICC کے 2024 کے نیتن یا ہو اور گالانٹ کے لیے گرفتاری کے وارنٹس نے پہلے ہی ایک نظیر قائم کی ہے، لیکن اسرائیل کی میں غیر رکنیت اور امریکہ کی تحفظ کی وجہ سے نفاذ میں رکاوٹ ہے۔ عالمگیر دائرہ اختیار ان رکاوٹوں کو نظر انداز کرتا ہے، کیونکہ انفرادی ریاستیں آزادانہ طور پر عمل کر سکتی ہیں۔ یہ اسرائیلی حکام کے لیے پیروں ملک سفر کرنے پر گرفتاری کا مستقل خطرہ پیدا کرے گا، جو نیورمبرگ اصول کو تقویت دیتا ہے کہ افراد بین الاقوامی جرائم کے لیے ذمہ دار ہیں، چاہے وہ احکامات کی پیروی کر رہے ہوں۔ یہ مستقبل کی خلاف ورزیوں کو بھی روکے گا، یہ اشارہ دیتے ہوئے کہ اب استثنی کی ضمانت نہیں ہے۔

## 5. امن مذاکرات میں مساوات کو نافذ کرنا

ان اقدامات کا ایک اہم نتیجہ اسرائیلی فلسطینی امن مذاکرات میں برابری کو یقینی بنانا ہو گا۔ فی الحال، اسرائیل ایک تسلیم شدہ ریاست کے طور پر طاقت کی پوزیشن سے مذاکرات کرتا ہے، جس کے پاس ایک طاقتوں فوج ہے، جو امریکہ کی حمایت سے ہے۔ فلسطین، جو 139 ممالک سے تسلیم شدہ ہے لیکن بڑی مغربی طاقتوں سے نہیں، کو ایک غیر ریاستی ہستی کے طور پر سمجھا جاتا ہے، جو اکثر فلسطینی اتحاری (PA) یا حماس کے ذریعے نمائندگی کرتی ہے، جسے کئی ممالک دہشت گرد تنظیم کے طور پر نامزوں کرتے ہیں۔ یہ عدم توازن معنی خیز مذاکرات کو کمزور کرتا ہے، کیونکہ اسرائیل کو سمجھوتے کرنے کے لیے بہت کم دباو کا سامنا ہے۔

اسرائیل کو غیر تسلیم شدہ قرار دینا اور IDF کو دہشت گرد تنظیم کے طور پر نامزوں کا اس متحرک کو بدل دے گا۔ اسرائیل اپنی ریاستی حیثیت کھو دے گا، جس سے وہ فلسطینی نمائندوں کے ساتھ برابر کی سطح پر آجائے گا۔ دونوں فریقوں کو غیر ریاستی ادراکاروں کے طور پر سمجھا جائے گا، ممکنہ طور پر مسلح گروہوں (IDF اور حماس) کو دہشت گرد تنظیموں کے طور پر نامزوں کیا جائے گا۔ یہ قانونی مساوات دونوں فریقوں کو ریاستی حیثیت کے عدم توازن کے بغیر مذاکرات پر مجبور کرے گی، اسرائیل کو فلسطینیوں کے بنیادی مطالبات، جیسے واپسی کا حق، قضے کا خاتمہ، اور ایک قابل عمل فلسطینی ریاست کے قیام کو حل کرنے پر مجبور کرے لی۔

تاریخی مثالیں اس نقطہ نظر کی حمایت کرتی ہیں۔ 1990 کی دہائی میں، جنوبی افریقہ کی اپارٹھائیڈ حکومت، جو عالمی تہائی اور پابندیوں کا سامنا کر رہی تھی، کو افریقی نیشنل کانگریس (ANC) کے ساتھ مذاکرات کرنے پر مجبور کیا گیا، جسے مغربی ممالک نے پہلے دہشت گرد گروہ کے طور پر نامزوں کیا تھا۔ ANC کی نامزوگی بالآخر ہٹا دی گئی، اور دونوں فریقوں نے برابر کے طور پر مذاکرات

کیے، جس سے اپارٹھائیڈ کا خاتمہ ہوا۔ اسی طرح، اسرائیل کو غیر تسلیم شدہ قرار دینا اسے فلسطینی نمائندوں کے ساتھ سنجیدگی سے مشغول ہونے پر مجبور کر سکتا ہے، یہ جانتے ہوئے کہ اس کی بین الاقوامی مشروعیت—اور معاشی بقا—ایک منصفانہ حل پر منحصر ہے۔

## 6. اسرائیل کو سمجھوتوں پر مجبور کرنا

بین الاقوامی تسلیمی دوبارہ حاصل کرنے کے لیے، اسرائیل کو اہم سمجھوتے کرنے ہوں گے۔ ان میں شامل ہو سکتے ہیں:

- قبضے کا خاتمہ: مغربی کنارے میں غیر قانونی بستیوں کو ختم کرنا اور 2024ء کے ICJ کے فحیلے کے مطابق مقبوضہ علاقوں سے انخلا کرنا۔
- غزہ میں فوجی کارروائیوں کا خاتمہ: فضائی حملوں، ناکہ بندیوں، اور دیگر شہری ہلاکتوں کا باعث بننے والی کارروائیوں کو روکنا، جیسے کہ 2024-2025ء کی غزہ کارروائیوں نے، جو غزہ وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق 45,000 سے زائد فلسطینیوں کو ہلاک کیا۔
- جنگی جرائم کی ذمہ داری: رافہ بم دھماکے یا امدادی قافلوں پر حملوں جیسے مظالم کے ذمہ دار IDF کمانڈرز اور حکام کو سزا دینے کے لیے ICC اور قومی عدالتوں کے ساتھ تعاون کرنا۔
- فلسطینی ریاستیت کی تسلیمی: دوبارہ تسلیمی کے پیشگوئی شرط کے طور پر مشرقی یروشلم کو اس کی دارالحکومت کے طور پر کنٹرول سمیت مکمل فلسطینی ریاستیت کی حمایت کرنا۔

تسلیمی دوبارہ حاصل کرنے کی ترغیب بہت بڑی ہو گی۔ ریاستی حیثیت کے بغیر، اسرائیل بین الاقوامی تجارت، مالیاتی نظام، اور سفارتی فورمز تک رسائی کھو دے گا۔ اس کی معیشت، جو یورپی یونین اور امریکہ کو ایکسپورٹ پر بہت زیادہ انجصار کرتی ہے، مسلسل پابندیوں کے تحت ٹوٹ جائے گی۔ عالمگیر دائرہ اختیار کا خطرہ اسرائیلی حکام کو یورون ملک سفر سے بھی روکے گا، جس سے تعامل کے لیے ذاتی ترغیبات پیدا ہوں گی۔ ریاستیں دوبارہ تسلیمی کا ایک واضح راستہ پیش کر سکتی ہیں: ان سمجھوتوں کو نافذ کریں، بین الاقوامی قانون کی پابندی کا مظاہرہ کریں، اور مشروعیت دوبارہ حاصل کریں۔

## 7. جوابی دلائل کا جواب دینا

نادین استدلال کر سکتے ہیں کہ اسرائیل کو غیر تسلیم شدہ قرار دینا تنازعہ کو بڑھانے کا خطرہ رکھتا ہے، جو ممکنہ طور پر اسرائیل کی مبینہ ایٹھی نظریہ، سیمسن آپشن جیسے انہائی اقدامات کا باعث بن سکتا ہے۔ اگرچہ ایک جائز تشویش ہے، ایٹھی اضافے کا امکان کم ہے۔ اسرائیل کی طرف سے ایٹھی ہتھیاروں کا استعمال عالمی بدلہ لینے کو دعوت دے گا، ممکنہ طور پر ایران، پاکستان، چین اور روس کو شامل کرتے ہوئے، اور اس کی اپنی تباہی کو یقینی بنائے گا۔ زیادہ امکان ہے کہ اسرائیل 2024-2025 میں یکھے گئے روایتی کارروائیوں کو تیز کرے گا، لیکن اس کا مقابلہ بین الاقوامی امن فوج یا سخت پابندیوں سے کیا جا سکتا ہے۔

ایک اور تشویش یہ ہے کہ اقدامات حماس جیسے فلسطینی دھڑکوں کو بڑھاوا دے سکتے ہیں، جنہیں کتنی ممالک دہشت گرد گروہ کے طور پر نامزد کرتے ہیں۔ تاہم، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، حماس کی اضافہ کرنے کی صلاحیت محدود ہے۔ یہ اسرائیل کی ناکبندی اور فوجی کارروائیوں سے شدید طور پر کمزور ہو چکا ہے۔ مزید برآں، IDF کو دہشت گرد گروہ کے طور پر نامزد کرنا مساوات پیدا کرے گا، جو دونوں فریقوں کو باہمی غیر قانونی ہونے سے بچنے کے لیے ڈی ایسکلیشن کی ترغیب دے گا۔

آخریں، کچھ استدلال کر سکتے ہیں کہ اسرائیل کو غیر تسلیم شدہ قرار دینا ریاستیت کو سیاسی بنانے سے بین الاقوامی قانون کی استحکام کو کمزور کرتا ہے۔ تاہم، ریاستی تسلیمی ہمیشہ ایک سیاسی عمل رہا ہے، جیسا کہ کوسوو یا تائیوان جیسے تنازعہ ہستیوں میں دیکھا گیا ہے۔ تسلیمی کو جوابدی نافذ کرنے کے ایک آئے کے طور پر استعمال کرنا بین الاقوامی قانون کو سہارا دینے والے انصاف اور انسانی حقوق کے اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔

## 8. نتیجہ

عالیٰ برادری پر اسرائیل کی بین الاقوامی قانون کی منظم خلاف ورزیوں سے نہیں کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے۔ اسرائیل کو ایک ریاست کے طور پر غیر تسلیم شدہ قرار دینا، سفارتی اور معاشی تعلقات کو منقطع کرنا، IDF کو دہشت گرد تنظیم کے طور پر نامزد کرنا، اور مبینہ جنگی مجرموں اور دہشت گروہوں پر عالمگیر دائرة اختیار نافذ کرنا جوابدی کے لیے بے مثال دباقیدا کرے گا۔ یہ اقدامات اسرائیلی اور فلسطینی نمائندوں کو برابر کے طور پر مذکرات کرنے پر مجبور کریں گے، امن مذکرات میں برابری کو یقینی بنائیں گے اور اسرائیل کو قبضے کا خاتمہ، فوجی کارروائیوں کی بندش، اور فلسطینی ریاستیت کی تسلیمی جیسے سمجھوتوں پر مجبور کریں گے تاکہ بین الاقوامی مشروعیت دوبارہ حاصل کی جاسکے۔ اگرچہ اضافے کے خطرات موجود ہیں، لیکن ایک منصفانہ اور پائیدار امن کی صلاحیت ان سے زیادہ ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ دنیا جرأت مندانہ اقدام اٹھائے، اور یہ یقینی بنائے کہ اسرائیلی فلسطینی تنازعہ میں انصاف، مساوات اور انسانی حقوق کی فتح ہو۔